عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل

مولانا محمد رمضان لدھیانوی

یہ اللہ تعالیٰ کی بے بہا رحمت اور اس کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے اپنے بھولے اور بھٹکے ہوئے بندوں کو اپنے در پر پلٹنے اور اپنے دربار سے نوازنے کے مختلف بہانے مقرر فرمائے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے مطابق تمام انسانوں کو برابر پیدا نہیں کیا، انبیاء کرام علیہم السلام کو تمام بنی آدم میں خصوصی شرف عطا کیا، ان کے بعد حضرات صحابہ کرامؓ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کو مراتب اور درجات بلند فرمائے، اسی طرح تمام جگہوں کو یکساں نہیں بنایا، کل روئے زمین میں جو مرتبہ حرم مکی، حرم مدنی اور مسجد اقصیٰ کو حاصل ہے، وہ کسی دوسری جگہ کو نہیں۔ مساجد اور معابد کو جو عزت اور شرف عطا کیا اس سے عام زمین محروم ہے۔ انسانوں اور جگہوں کی طرح اللہ تعالیٰ نے زمانوں میں سے کچھ اوقات کو اپنے خاص قرب، مغفرت اور بخشش کا ذریعہ بنایا ہے۔

ان اوقات میں سب سے اہم رمضان المبارک کا مہینہ ہے، اس کے بعد پھر ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کو خصوصی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اکثر مفسرین کرامؒ کے مطابق قرآن مجید، فرقان حمید میں، سورۂ فجر کی اس آیت ﴿ولیال عشر﴾. ''قسم ہے دس راتوں کی''۔ سے مراد یہی ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ نیک اعمال کے لئے سب سے موزوں ایام یہی ہیں:

> ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں جس میں نیک اعمال اللہ کے ہاں ان دس (ذی الحجہ کے) دنوں کے عمل سے زیادہ پسندیدہ ہو'' (بخاری)۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں ذوالحجہ کے پہلے دس ایام کا ذکر ہو رہا تھا، تو آپ نے فرمایا کسی دن میں عمل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذوالحجہ کے دس ایام سے افضل نہیں ہے، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی اس کے برابر نہیں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی عظمت اور بھی بڑھا دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی ان ایام کے عمل خیر سے افضل نہیں ہے۔ ہاں وہ شخص جو جان و مال لے کر نکلے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد

کرے کوئی چیز بھی واپس نہ لائے (بلکہ شہید ہوجائے)۔ (مسند ابی داؤد الطیالسی:۲/۴۱۹، ترمذی عن ابن عباس:۱/۱۵۸)

ان ایام میں کیا کیا جائے؟ ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ عظمت والا کوئی دن نہیں، اور نہ ہی ان دنوں کے عمل سے اور کسی دن کا عمل زیادہ پسندیدہ ہے۔ لہٰذا تم لوگ ان دنوں میں تسبیح (سبحان اللہ) تہلیل (لا الہ الا اللہ) تحمید (الحمد للہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) خوب کثرت سے کیا کرو''۔ (طبرانی)

عشرۂ ذی الحجہ کی حیرت انگیز فضیلت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں جس میں عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذی الحجہ کے دس دنوں سے پسندیدہ ہو۔ ذی الحجہ کے دس دنوں میں سے ہر دن کا روزہ (ثواب کے اعتبار سے) ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔ (مجمع الزوائد، ترمذی:۱/۱۵۸)۔

بال اور ناخن: ''ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہوجائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے''۔ (مسلم:۲/۱۲۰، نسائی:۲/۲۰۱، ابو داود:۲/۳۰، ابن ماجہ، ص:۲۲۷)۔

نویں ذی الحجہ کے روزے کی فضیلت: ''حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے روزے کے بارے میں، میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ (صغیرہ) کفارہ فرمادیں گے''۔ (مسلم:۱/۳۶۷)۔

شب عید کی فضیلت: ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دونوں عیدوں (عید الفطر، عید الاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے قیام فرمایا (یعنی فرائض و نوافل نمازیں پڑھیں) تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن (اور لوگوں کے) دل مر جائیں گے''۔ (ابن ماجہ:۱۲۷)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادت سے) پانچ راتیں زندہ رکھیں، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (وہ راتیں یہ ہیں) آٹھ ذی الحجہ کی رات، عرفہ (نویں ذی الحجہ) کی رات، عید الاضحیٰ کی رات، عید الفطر کی رات اور پندرہویں شعبان کی رات''۔ (الترغیب)

ان احادیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ ذی الحجہ کی راتوں میں اللہ کی رحمت کیسے چھم چھم برستی ہے، انعامات اور مہربانیوں کا کیسا پرلطف وقت ہوتا ہے۔ وہ محبوب مولا جس کی رحمت کے بارے میں جس نے کہا، بالکل سچ کہا:

"رحمت حق بہانہ می جوید، بہانمی جوید"

"حق تعالیٰ کی رحمت تو بندوں کے نوازنے کے بہانے ڈھونڈتی ہے، قیمت نہیں مانگتی"۔

نجانے ہماری زندگیوں میں کتنے ہی ذی الحجہ آئے اور چلے گئے لیکن ہم اس نیکیوں کے موسم اور سیزن کی قدر نہیں کر سکے، نہیں کہا جاسکتا کہ آئندہ پھر کس کو کتنے سال یہ پُر بہار دن اور راتیں نصیب ہوتی ہیں، اس لئے اپنے نفس کو آمادہ کریں اور اس ذی الحجہ کو اپنے رب جل شانہ کی یاد اور اس کے نام سے آباد کرلیں۔

وجد آفریں اور دلربا نغمات: عیدالاضحیٰ کے دنوں کی ایک خاص سوغات، ہمارے اللہ کے نام کے وہ ترانے ہیں جو ہر نماز کے بعد ہر مسجد سے گونجتے ہیں۔ جب سلام پھیرتے ہیں سب نمازی اور امام صاحب نشۂ توحید سے مخمور، رب کی کبریائی اور عظمت سے معمور، ہر باطل پرست طاقت کی نفی کرتے ہوئے یہ نغمۂ دلربا بلند کرتے ہیں، تو بے ساختہ انسان کا دل رب ذوالجلال کی کبریائی اور بڑائی کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔

"اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا إلہ إلا اللہ واللہ أکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد". (مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/۷۳) ان پیارے کلمات کو شریعت میں "تکبیر تشریق" کہا جاتا ہے۔

ذی الحجہ کی ۹ تاریخ کی نمازِ فجر سے لے کر تیرہ ذی الحجہ کی نماز نمازِ عصر تک (مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/۷۲) ہر فرض نماز کے بعد فوراً بغیر کسی وقفہ کے ایک مرتبہ یہ صدائے دلنواز بلند کرنا واجب ہے۔ خواتین کو اللہ تعالیٰ نے سراپا حیاء بنایا ہے، اس لئے وہ یہ تکبیرات بھی آہستہ سے کہیں گی۔ ان ایام کو انہی تکبیرات کی مناسبت سے "ایام تشریق" کہا جاتا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد منصور احمد رقمطراز ہیں کہ "سرخیل حنفیہ قاضی ابو یوسفؒ اور محسن حنفیہ امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ یہ تکبیر ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ کہی جائے گی اور اس کے واجب ہونے کے لئے مقیم ہونا، شہر میں ہونا، یا باجماعت نماز ادا کرنا کوئی بھی شرط نہیں ہے۔ ہر شخص پر یہ تکبیرات بلند آواز سے کہنا واجب ہیں۔ اس میں امام، مقتدی، مسبوق، منفرد، شہری، دیہاتی، مسافر، مقیم سب برابر ہیں۔ بہت سے علماء وفقہاء نے احتیاط کے پیش نظر اسی پر فتویٰ دیا ہے۔ اس لئے عملاً اسی کو اختیار کرتے ہوئے ان ایام کی نمازوں کے فوراً بعد پابندی سے یہ تکبیرات کہنی چاہئیں"۔

یہ تکبیرات نمازوں کے فوراً بعد کہنی ہیں، اگر انسان اس وقت کہنا بھول جائے یا جان بوجھ کر کوئی ایسا کام کرے جو نماز کے منافی ہوتا ہے یا کوئی بات زبان سے کرلے یا بھول کر مسجد سے نکل جائے تو اب یہ تکبیرات نہیں کہی جائیں گی۔ اور ان کی قضا نہیں ہوتی، اب توبہ واستغفار کے ذریعے یہ کوتاہی بخشوانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اگر کسی نماز کے بعد امام صاحب تکبیر کہنا بھول گئے تو ان کا انتظار نہیں کرنا چاہیے بلکہ خود ہی یہ تکبیرات کہنا شروع کردیں۔ خود نماز عید کے بعد بھی بعض علماء کے نزدیک یہ تکبیر ایک مرتبہ کہنا واجب ہے۔

☆☆......☆☆